

## مکتوب (۳۷)

وَمِنْ كِتَابٍ لَهُ عَلَيْهِ السَّلَامُ

معاویہ ابن ابی سفیان کے نام

إِلَى مُعَاوِيَةَ

اللہ اکبر! تم نفسانی خواہشوں اور زحمت و تعب میں ڈالنے والی حیرت و سرگشتگی سے کس بری طرح چمٹے ہوئے ہو، اور ساتھ ہی حقائق کو برباد کر دیا ہے، اور ان دلائل کو ٹھکرا دیا ہے جو اللہ کو مطلوب اور بندوں پر حجت ہیں۔ تمہارا عثمان اور ان کے قاتلوں کے بارے میں جھگڑا بڑھانا کیا معنی رکھتا ہے جبکہ تم نے عثمان کی اس وقت مدد کی تھی جب وہ مدعو تمہاری ذات کیلئے تھی اور اس وقت انہیں بے یار و مددگار چھوڑ دیا کہ جب تمہاری مدد ان کے حق میں مفید ہو سکتی تھی۔ والسلام۔

فَسُبْحَانَ اللَّهِ! مَا أَشَدَّ لُزُومَكَ لِلْهُوَاءِ الْمُبْتَدِعَةِ، وَالْحَبِيرَةِ الْمُتَعَبَةِ، مَعَ تَضْيِيعِ الْحَقَائِقِ، وَالْإِطْرَاحِ الْوَثَائِقِ، الَّتِي هِيَ لِلَّهِ طَلِبَةٌ، وَعَلَى عِبَادِهِ حُجَّةٌ، فَأَمَّا إِكْتِمَارُكَ الْحِجَابِ فِي عُثْمَانَ وَ قَتْلِكَ، فَإِنَّكَ إِنَّمَا نَصَرْتَ عُثْمَانَ حَيْثُ كَانَ النَّصْرُ لَكَ، وَ حَذَلْتَهُ حَيْثُ كَانَ النَّصْرُ لَهُ، وَالسَّلَامُ.

--☆☆--

-----☆☆-----

ط اس میں گنجائش انکار نہیں کہ معاویہ نے حضرت عثمان کے قتل ہونے کے بعد ان کی نصرت کا دعویٰ کیا اور جب وہ محاصرہ کے دنوں میں اس سے مدد مانگ رہے تھے اور خطوط پر خطوط لکھ رہے تھے، اس وقت اس نے کروٹ لینے کی ضرورت محسوس نہیں کی۔ البتہ کہنے کو اس نے یزید ابن اسد قسری کے زیر کمان ایک دستہ مدینہ کی طرف روانہ کیا تھا، لیکن اسے یہ حکم دے دیا تھا کہ وہ مدینہ کے قریب وادی ذی خشب میں ٹھہرا رہے اور حالات خواہ کیسے ہی نازک ہو جائیں وہ مدینہ میں داخل نہ ہو۔ چنانچہ وہ وادی ذی خشب میں آ کر ٹھہر گیا، یہاں تک کہ حضرت عثمان قتل کر دیئے گئے اور وہ اپنا دستہ لے کر واپس ہو گیا۔

اس میں شبہ نہیں کہ معاویہ یہی چاہتا تھا کہ حضرت عثمان قتل ہو جائیں اور وہ ان کے خون کے نام پر ہنگامہ آرائی کرے اور ان شورش انگیز یوں کے ذریعہ سے اپنی بیعت کیلئے راستہ ہموار کرے۔ یہی وجہ ہے کہ نہ ان کے محاصرہ کے دنوں میں اس نے ان کی مدد و نصرت کی اور نہ اقتدار حاصل کر لینے کے بعد قاتلین عثمان کی تلاش ضروری سمجھی۔

☆☆☆☆☆☆